

رحمت للعالمین

<?xml encoding="UTF-8">

خداے رحمان و رحیم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی رحمت مہربانی اور ومہر محبت کا مظہر بنا کر بھیجا ہے آپ کی شان میں ارشاد ربانی ہے "وما ارسلناک الا رحمة للعالمین"

رحمت للعالمین

خداے رحمان و رحیم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی رحمت مہربانی اور ومہر محبت کا مظہر بنا کر بھیجا ہے آپ کی شان میں ارشاد ربانی ہے "وما ارسلناک الا رحمة للعالمین" ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر عالمین کے لئے رحمت بنا کر ۔

متعدد آیات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانی دلسوزی اور بے پناہ عنایات کا ذکر کیا گیا ہے اور آپ کی حیات طیبہ کا جائزہ لینے سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہوجاتی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خوان رحمت محبت و عطوفت و رافت سے نہ صرف اہل ایمان بہرہ ور ہیں بلکہ سارے انسان یہانتک کے موجودات بھی بہرہ مند ہیں ۔

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا سرچشمہ ذات احدیت کی رحمت ہے اور اسی اسم مبارک(رحمان و رحیم) سے قرآن کی تمام سورتیں شروع ہوتی ہیں ۔

خدا کے بارے میں رحمت کے معنی عطا،افاضہ اور حاجت و ضرورت پوری کرنے کے ہیں ،صفت رحمان و رحیم میں رحمت خدا کے معنی بے پناہ رحمت کے ہیں جو وسیع البنیاد اور دائمی ہے اور تمام موجودات عالم منجملہ انسانوں کو خواہ مومن ہوں یا کافر شامل ہے ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وجود مقدس ،آپ کی رسالت اور پیغام وحی اور آپ کی تمام زحماتیں اور کوششیں سب خداے واحد و رحمان کی رحمت کا مظہرہیں خود آپ نے فرمایا ہے "مجھے رحمت کے لئے مبعوث کیا گیا ہے "

توحیدی حکومت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا ایک اہم ترین جلوہ مدینہ منورہ میں اسلامی حکومت کی تشکیل ،ترویج توحید، سلامتی عدل و انصاف قائم کرنا اور مسلمانوں کی فلاح وبہبود کے کام کرنا ہے آپ نے مدینے میں اسلامی حکومت قائم کرنے کے بعد دین اسلام کو دنیا بھر میں پھیلانے کا عزم فرمایا اور اگر کچھ مسائل پیش نہ آتے اور مسلمان آپ کی بتائی ہوئی راہ پر گامزن رہتے تو ساری دنیا توحیدی حکومت کی نعمتوں سے بہرہ مند ہوتی جیسے کہ انشاء اللہ آپ کے آخری جانشین حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت میں مہر

نبوی، عدل مہدوی اور دیگر نعمات خداوندی سے فیضیاب ہوگی دعاے ندبہ میں ہم پڑھتے ہیں کہ "خداوند! ہمیں امام زمانہ علیہ السلام کی رحمت ورافت دعا و خیر عنایت فرما تاکہ ہم اس کے ذریعے تیرے دریائے رحمت سے متصل اور تیرے حضور کامیاب ہوں" بنیادی طور پر سرزمین حجاز میں رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ کا مبعوث ہونا سارے انسانوں کے لئے رحمت ہے کیونکہ آنحضرت نے مبعوث برسات ہو کر جاہلیت کے غلط آداب اور خرافات کو مٹایا عورتوں اور دیگر پسماندہ لوگوں کو حقوق دلوایے ظلم و ستم و استثمار سے مقابلہ کیا قبیلوں کو آپسی جنگ و خونریزی سے روکا عدل و انصاف و مساوات قائم کی تمام قبیلوں قوموں اور حکومتوں کو پیغام وحی پہنچایا، اپنے ساتھیوں کی ایسی تربیت کی کہ وہ فداکار مومن مدبر و اسلامی و انسانی اخلاق سے آراستہ ہو گئے اخلاقی و روحانی فضائل سے انسانوں کو آراستہ کیا توحید و اتحاد کے سارے میں انسانوں کو عزت و آزادی عطا کی مخلوق و خالق کے درمیان مستحکم رابطہ قائم کیا یہ سب چیزیں رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا مظہر نہیں ہیں تو پھر کیا ہیں؟

وجود مقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت سے سب سے زیادہ فائدہ مومنین کو پہنچتا ہے کیونکہ مومنین اپنی ذاتی اہلیت و لیاقت سے آپ کے توحیدی پیغام کو اچھی طرح سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور سعادت و رستگاری کی راہ پر گامزن ہوجاتے ہیں اسی بنا پر خدا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مومنین کے لئے خاص سفارشی کی ہیں سورہ شعراء میں ارشاد ہوتا ہے کہ اے رسول جو مومنین تمہارے پیرو ہو گئے ہیں ان کے لئے اپنا بازو جھکاو یعنی فروتنی سے پیش آؤ۔ اسی طرح سورہ حجر میں ارشاد ہوتا ہے "ایمان داروں سے جھک کر ملا کرو"۔

رسول اکرم نے بھی مومنین کے سروں پر اپنا سایہ رحمت و رافت اور محبت و توضع پھیلا دیا تھا، رسول اکرم کے اس عمل کو سراہتے ہوئے خدا فرماتا ہے "تو اے رسول یہ بھی خدا کی مہربانی ہے کہ تم جیسا نرم دل سردار ان کو ملا اور اگر تم بدمزاج اور سخت دل ہوتے تو تب یہ لوگ تمہارے پاس سے تترتر ہوجاتے۔ بے شک رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت مومنین کے شامل حال تھی اور مومنین بھی آپ کو دل سے چاہتے اور آپ پر اپنی جان نچھاور کیا کرتے تھے آپ کی راہ میں اپنا سب کچھ لٹانے کو تیار رہتے اور آپ کے سامنے سرتسلیم خم تھے۔

مثال کے طور پر ابوذر غفاری نے شدید تشنگی برداشت کی لیکن رسول اکرم کے پانی پینے کے بعد ہی پانی پیا، بلال نے شدید ترین ایذاں برداشت کیں لیکن آپ کی راہ سے منہ نہیں موڑا اسی طرح سلمان فارسی نے آپ کی محبت میں لمبی مسافت طے کی اور سفر کی طرح طرح کی صعوبتیں برداشت کیں ان سب سے بڑھ کر حضرت علی علیہ السلام نے بارہا اپنی جان پر کھیل کر آنحضرت کی نصرت کی۔

فرشتوں کو بھی رسول اکرم کی رحمت سے فیض پہنچتا ہے امین وحی جب یہ آیت وما ارسلناک الا رحمة للعالمین لیکر آئے تو رسول نے پوچھا کہ کیا اس رحمت سے تمہیں بھی فیض پہنچے گا تو جبرئیل نے کہا کہ میں اپنی عاقبت کے بارے میں تشویش میں مبتلا تھا لیکن اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مجھے اطمینان ہو گیا۔ مخالفین کے کو بھی آنحضرت کی رحمت سے فیض پہنچتا ہے اگر مخالفین و کفار اہلیت و لیاقت کا ثبوت پیش کرتے تو بے شک رحمت نبوی سے استفادہ کر کے اخروی اور معنوی مقامات تک پہنچ سکتے تھے لیکن انہوں نے رسول اسلام کی محبت و مہربانی کو نظر انداز کیا بلکہ آپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے لہذا اس سنہری موقع سے فائدہ نہ اٹھا سکے رسول اکرم انہیں توحید کی دعوت دیتے تھے لیکن وہ انکار کرجاتے تھے لیکن مشرکین کی ایذا رسانیوں کے باوجود رسول اسلام نے فتح مکہ کے دن اپنی رحمت و مہربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں معاف

فرمادیا ۔

ہجرت کے اٹھویں سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے ، مشرکین و کفار اور آپ کے دشمنوں نے برسوں اسلام کو مٹانے کی کوشش کی تھی اور آپ پر اور آپ کے ساتھیوں کو شدید ترین مصائب و ظلم و ستم کا نشانہ بنایا تھا ان ہی لوگوں نے بارہا آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا تھا اور کئی مرتبہ ان منصوبوں پر عمل بھی کیا تھا ان ہی لوگوں نے آپ کے بہترین ساتھیوں کو خاک و خون میں غلطان کیا تھا اور جب انہوں نے فتح مکہ کے دن آپ کی عظمت و شوکت دیکھی تو رعب و وحشت و خوف سے لرزنے لگے ان کا خیال تھا کہ رسول اسلام ان سے انتقام لیں گے لیکن رسول رحمت نے ہرگز ان سے انتقام نہیں لیا بلکہ قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی " آج سے تم پر کچھ الزام نہیں خدا تمہارے گناہ معاف فرمائے " (یوسف 92) اور یہ معروف جملہ فرمایا کہ جاؤ زندگی کی طرف لوٹ جاؤ تم آزاد شدہ ہو۔